جُرمِ زنا، اس کی ابتدائی تعریفات اور سزا سے متعلق فقہ اسلامی اور معاصر قوانین کا علمی وتقابلی جائزہ

A Comparative Analysis of Adultery as offense and "Had" and its precursors in Islamic Fiqh and Modern Legal system

*سردار علی

**پروفیسر ڈاکٹر مشتاق احمد

Abstract

This Research paper elucidates, an important issue of Islamic legal system i.e. Adultery. The paper discusses Adultery as "Had" in all its pragmatic and semantic forms. Adultery as "Had" apparently seems to be by some of the modern critics, Modernists as barbaric and inhuman, influenced by western propaganda. Nusus of Quran and Sunnah and Seerah determine preconditions before conviction and prosecution. Legal Maxims like "Motivate the accused, not to plead guilty" (Quaid e fiqhia), glorifies the profundity and exactness of Islamic legal domain over contemporary Anglo-Saxon Law. Adultery with mutual consent, without consent or Rape and all forms have been discussed by all Islamic legal schools and its declaration as Had or Ta,azir within the realm of Islamic Jurisprudence. The contents of this Research study represent a comparison of Islamic Legal System and Anglo-Saxon Law within Egyptian Legal System scenarios. Egyptian democratic republic was colonized by both French and Britishers. The concept of promulgating punishment for Adultery or Rape are quite different and are based either on Anglo-Saxon or pure secular interpretations. Persons committing Zina or Rape may or may not be punishable, if they had a mutual consent, except for a person that forcefully Commits Rape. All precursors of Zina, including dating, matting and even having extra-marital relations are not considered as Zina.

Keywords: *Adultery definitions, Fiqh Schools. Types of Adultery, Egyptian legal system, Had.*

تعارف:

جرائم اور غیر اخلاقی سرگرمیوں سے پاک اور پر امن معاشرہ بنی نوع انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ اسلامی شریعت کے پانچ بنیادی اغراضِ مقاصد میں تحفظ دین، تحفظ جان، تحفظ نسل، تحفظ مال اور تحفظ عقل شامل ہیں۔ انہی مقاصد شریعت کے تحفظ وبقاء کو امن کہاجاتاہے۔ اس تحفظ کے دو طریقے ہیں۔ پہلا جرم کا ارتکاب کرنے پر اخروی عذاب سے ڈرانا جبکہ دوسرا طریقہ دنیا ہی میں مجرموں

*پی ایچ۔ڈی سکالر، شعبہ علومِ اِسلامیہ، قرطبہ یونیورسٹی اف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

**ڈین فیکلٹی اف سوشل سائنسز، قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

کو انصاف کے کٹھرے میں لاکر جرم کی نوعیت کے مطابق مختلف سزائیں و تعزیر دینا ہے۔ مختلف ادوار میں جرائم پر دی جانے والی دنیاوی سزائیں مختلف رہی ہے۔ لیکن عصر حاضر میں شریعت اسلامی کی مقرر کردہ سزاؤں کے متعلق یہ بات تسلسل کے ساتھ کہی جارہی ہے کہ یہ سزائیں انتہائی سخت اور بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے زمرے میں آتی ہے۔ ان میں سے بالخصوص زنا پر مقرر کردہ سزاؤں کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے اس لیے یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ زنا سے متعلق شریعت اسلامی میں زنا کی ثبوت اور اس کی سزاؤں کا تقابل کرکے مذکورہ بالا تصور معلوم کیا جاسکے، جو بلا تفریقِ مذہب زنا کی متعدد اقسام کی وضاحت کرسکیں۔

ازروئے لغت زنا کی تعریف:

لغت کے اعتبار سے لفظِ زنا کئی معنوں میں مستعمل ہیں۔ مثلاً کسی چیز پر پیش رفت کے معنی میں بھی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ کہاجاتا ہے " الرقی علی الشیء "[1]۔ اسی طرح زنا پہاڑ پر چڑھنے، سائے کے سکڑنے اور پیشاب کو روک لینے کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ حدیث مبارک میں ارشاد ہے "لا یصلی احد کم و ھو زناء"[2] تم میں سے کوئی شخص پیشاب روکنے کی حالت میں نماز نہ پڑھے۔

علامہ راغب اصفہانی کے نزدیک کسی عورت کے ساتھ غیر شرعی وطی (مباشرت) کرنے سے زنا مراد ہے۔[3]

جب کہ سید مرتضی حسین زبیدی اس بابت لکھتے ہیں:

زنا کا لغوی معنی کسی چیز پر چڑھنا ہے، اور اس کا شرعی معنی کسی ایسی شہوت انگیز اندام نہانی میں حشفہ (آلہ تناسل کا سر) کو داخل کرنا جس کے حرمت میں کوئی شبہ نہ ہو۔[4]

فقہی مکاتب فکر میں زنا کی مختلف تعریفات کی بناء پر زنا کی تصور میں اختلاف پائی جاتی ہے۔ ذیل میں بابت زنا مختلف مکاتب فکر کی اصطلاحی تعریفات ذکر کی جاتی ہے۔

مالکی مکتبہ فکر کے نزدیک زنا کی تعریف:

مالکی فقہاء کے مطابق زنا کی قابل حد تعریف یوں ہیں: وطء مکلف فرج آدمی لا ملك له فيه باتفاق تعمدًا[5] باتفاق فقہاء قصداً کسی ایسے فرج میں وطی کرنا جو اس کے ملک میں نہ ہو سے مراد زنا ہے۔

حنفی مکتبہ فکر کے نزدیک زنا کی تعریف:

فقہائے احناف کے نزدیک زنا قابل حد کی تعریف: وطء الرجل المرأة فی القبل فی غیر الملك وشبهه الملك[6] ایسی مباشرت جس کا ارتکاب دو ایسے بالغ اور خود مختار مرد اور عورت نے کیا ہو جن کے درمیان رشتہ ازدواج یا شبہ ازدواج نہیں پایا جاتا ہو۔

شافعی مکتبہ فکر کے نزدیک زنا کی تعریف:

شافعی فقہاء کے نزدیک زنا قابل حد کی تعریف: إیلاج الذکر بفرج محرم لعینه خال من الشبهة مشتهًى طبعا[7] کسی حرام فرج میں آلہ تناسل کا سر داخل کرنا۔ جبکہ حلت مباشرت کا شبہ نہ ہو، طبعاً لذت انگیز ہو۔

حنبلی مکتبہ فکر کے نزدیک زنا کی تعریف:

حنبلی فقہاء کے نزدیک زنا قابل حد کی تعریف: فعل الفاحشة في قبل أو دبر (8) اندام نہانی (عضو تناسل) فرج یا دبر میں داخل کرنا زنا ہے۔

علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ لکھتے ہیں: اہل علم کا اس شخص کے زانی ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جو کسی ایسی عورت کی فرج میں وطی کرے جو حرام ہو یا وطی کسی شبہ سے نہ ہو، اور دبر میں وطی کرنا بھی اس کی مثل زنا ہے اس لیے کہ یہ بھی اس عورت کی قبل (فرج) میں وطی کرنا ہے جو اس کی ملکیت میں نہیں ہے اور نہ ملکیت کا شبہ ہے۔ لہٰذا یہ قبل (فرج) میں وطی کی طرح ہے۔ (9)

فقہاء ظاہریہ کے نزدیک زنا کی تعریف:

اہل ظواہر کے نزدیک زنا قابل حد کی تعریف: وطء من لا يحل النظر إلى مجردها مع العلم بالتحريم أو هو وطء محرمة العين، (10) حرمت زنا کے علم کے باوجود کسی ایسی عورت سے مباشرت کرنا ہے جس کو دیکھنا ہی اس کے لیے حرام ہو۔

زیدیہ مکتبہ فکر کے فقہاء کے نزدیک زنا کی تعریف:

فقہائے زیدیہ کے نزدیک زنا قابل حد کی تعریف: إيلاج فرج في فرج حي محرم قبل أو دبر بلا شبهة، (11) فرج کا زندہ آدمی کی فرج میں داخل کرنا خواہ قبل میں ہو یا دُبر میں ہو، اور اُس کی حرمت میں شبہ نہ ہو۔

تبصرہ و خلاصہ تعاریف:

- مسلم علماء زنا کی تعریف کے بارے میں مختلف سطحوں کا نظریہ پیش کرتے ہیں اور اس لحاظ سے کوئی بھی ایسا فعل جس میں جنسی تسکین، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے خلاف حاصل ہو وہ فعل زنا میں شمار ہو جاتا ہے۔
- ان افعال میں بوسہ لینا، مخالف جنس چھونا، جنس دہن حتٰی کہ مخالف جنس کی جانب دیکھنا یا جنسی خیالات رکھتے ہوئے اس کے قریب ہو جانا بھی زنا میں شمار کیا جاتا ہے۔
- علماء امت کے مطابق کچھ زنا ایسے ہیں جن پر کوئی سزا (عام حالات میں) نہیں دی جاتی، جبکہ وہ زنا جس پر سزا نافذ ہوتی ہے اس کی قانونی تعریف وہی ہے جو اس مضمون کو کے ابتداء میں درج کی گئی ہے یعنی عورت اور مرد کے جنسی اعضاء کا ایک دوسرے میں داخل ہونا۔
- اس قسم کے زنا کے علاوہ دیگر اقسام کے زنا پر اگر فحاشی یا حرام کاری کی سزا ہو بھی تو وہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے نا کہ سو کوڑوں یا رجم کی سزا۔ (12)
- فقہاء مالکیہ، فقہاء حنفیہ، فقہاء شافعیہ، فقہاء حنابلہ، اہل ظواہر اور فقہاء زیدیہ کے موقف کے مطابق زنا عورت کے اندام نہانی میں مرد کے آلہ تناسل کے ایلاج کے لیے بولا جائے گا،
- تاہم فقہاء مالکیہ نے اس میں قصد کی شرط لگا رکھی ہے۔
- فقہاء حنفیہ کے نزدیک وطی بصورت نسیان یا بصورت شبہ کو زنا نہیں قرار دیا جاتا،

- فقہاء شافعیہ ایک قید کا اضافہ کرتے ہیں کہ جو طبعی اشتہاء کی شرط ہے۔
- فقہاء حنابلہ اندام نہانی اور دبر میں آلہ تناسل کے ایلاج کو زنا قرار دیتے ہیں۔
- اسی طرح اہل ظواہر مع العلم بالتحریم، جبکہ فقہاء زیدیہ بلاشبہ اندام نہانی یا دبر میں بلاشبہ ایلاج کو زنا ثابت قرار دیتے ہیں، جب وہ زندہ ہو۔

معاصر قوانین کی روسے زنا کی تعریف:

عصری قوانین کی روسے جرم زنا دو اقسام پر مشتمل ہیں: (1) زنا بالرضاء (2) زنا بالجبر

زنا بالرضاء:

مجموعہ تعزیرات پاکستان دفعہ: B-496 کے تحت زنا بالرضاء اگر کوئی مرد اور غیر شادی شدہ عورت باہمی رضامندی سے ایک دوسرے سے جنسی مباشرت کریں، تو یہ زنا بالرضاء کے مرتکب کہلائیں گے [13]۔

زنا بالجبر:

مجموعہ تعزیرات پاکستان دفعہ: 375 کے تحت جو شخص درجہ ذیل چار صورتوں میں جنسی مباشرت کرے گا تو مجرم زنا بالجبر کا مرتکب کہلائے گا۔

(ا) عورت کی رضامندی اور مرضی کے بغیر۔

(ب) مزنیہ کی رضامندی اکراہ ملجی کی صورت اختیار کی گئی ہو۔

(ج) عورت کو مغالطہ زواج دے کر رضامندی حاصل کی گئی ہو۔

(د) عورت کی عمر اٹھارہ سال سے کم ہو اگرچہ وہ راضی بالزنا ہو۔ [14]

نقد و بصر بابت تعاریف زنا:

معاصر قوانین میں نفس زنا کا اطلاق اس فعل ممنوعہ پر ہوتا ہے، جس میں زانی (فاعل) اور مزنیہ (مفعول بہ) کی باہمی رضامندی موجود ہو اور ساتھ یہ بھی لازمی شرط ہے کہ مفعول بہ مزنیہ کا عمر بھی اٹھارہ سال سے زیادہ ہو۔ اسی طرح فعل سدومیت خواہ بالرجال ہو، بالنساء ہو یا بالبھائم ہو۔ قابل سزا جرائم میں شامل نہیں ہے۔

فقہ اسلامی کے تناظر میں زنا کے سزا کا تصور:

- فقہ اسلامی میں جرم زنا مجرم کا ذاتی اور انفرادی معاملہ نہیں ہے، بلکہ اس کا تعلق اجتماعیت اور مصالح عامہ ہے۔ اس سے معاشرہ اور مصالح عامہ متاثر ہوتے ہیں۔ فقہ اسلامی کی روسے زنا جو محصن (شادی شدہ) سے دارالاسلام میں صادر ہو جائے اور ذرائع ثبوتِ جرم بھی معتمد ہو تو اس صورت میں زنا قابل سزا جرم متصور ہوگی۔ اگر مرتکبِ زنا غیر محصن (غیر شادی شدہ) ہو اور

ثبوت زنا کے ذرائع قوی ہو تو بایں صورت اجرائے حد کوڑوں کی صورت میں ہو گی۔ بشرطیکہ باہمی رضامندی سے ہو بصورت دیگر حد کا اطلاق صرف زانی (فاعل) پر ہو گا۔

- واضح رہے کہ فقہ اسلامی میں جرمِ زنا کے لیے دو قسم کی سزائیں مقرر ہیں 1۔ کوڑے 2۔ رجم (سنگسار کرنا)۔ ازروئے فقہ اگر کوئی غیر محصن (غیر شادی شدہ) جرمِ زنا کا مرتکب بن جائے تو اس کے لیے کوڑوں کی سزا مختص ہے جب کہ اس کے برعکس شادی شدہ زانی کے لیے سزائے رجم ہے۔
- حنفی اور زیدیہ مکاتب فکر کے فقہاء کے نزدیک کسی بھی غیر شادی شدہ زانی مرد اور عورت دونوں کی سزا صرف سو کوڑے ہیں۔
- جبکہ اس کے برعکس مالکی، حنبلی اور ظاہری فقہاء کے نزدیک دونوں کو سو کوڑوں کی سزا کے ساتھ ایک سال جلاوطنی کی سزا بھی دی جائے گی۔ اسی طرح باتفاق فقہاء شادی شدہ زانی کے لیے سزائے رجم ہے جب کہ صرف خوارج میں سے ارازقہ اور معتزلہ میں سے ابراہیم بن سیار النظام سزائے رجم کا انکار کرتے ہے۔

معاصر قوانین اور جرمِ زنا کے سزا کا تصور:

- معاصر قوانین میں زنا فرد ہو ذاتی معاملہ ہے جس کا اجتماعیت اور مصالح عامہ سے کوئی تعلق نہیں ہے معاصر قوانین میں جرم زنا کی سزا بصورت رجم (کوڑوں) کا تصور نہیں ہے۔
- معاصر قوانین زنا جو فاعل اور مفعول بہ کی باہمی رضامندی سے نہ ہو، یا مفعول بہ کی عمر اٹھارہ سال سے کم ہو تو اس صورت میں قابل سزا جرم نہیں ہے۔ بصورت دیگر زنا بالجبر یا اگر مزنیہ کا عمر اٹھارہ سال سے کم ہو تو دریں صورت سزائے زنا بصورت قید بامشقت مؤقت ہو گی۔ معاصر قوانین میں جرم زنا کا ارتکاب مع المحارم کیا جائے تو اس صورت میں سزائے زنا بصورت قید بامشقت مؤبد ہو گی۔

مصر کی آئینی قانون میں زنا کی سزا:

فاروق الاول مصر کی آئینی قانون میں زنا کی سزا کے متعلق قوانین یوں مذکور ہیں۔

- من واقع انثى بغير رضاها ------- الشاقة المؤقتة([15])

ہر وہ شخص جس نے عورت کے ساتھ اس کے رضا کے بغیر زنا کیا تو زانی کو سزا مؤقت بصورت قید دی جائے گی البتہ اگر زانی مزنیہ کے اصول یا سرپرستوں میں سے ہو یا مزنیہ کے خادمین میں سے ہو تو زانی کو سزا مؤبد بصورت قید دی جائے گی۔

- كل من هتك عرض انسان بالقوة ---- يعاقب بالاشغال الشاقة([16])

ہر وہ شخص جس نے طاقت یا دھمکی کی بنیاد پر دوسرے کی ہتک عزت کی تو مجرم کو سزائے قید دی جائے گی جس کی کم از کم مدت تین سال اور زیادہ سے زیادہ سات سال ہو گی۔ اگر مزنیہ کی عمر سولہ سال سے کم ہو تو دریں صورت زانی کو عمر قید بامشقت کی سزا دی جائے گی۔

- كل من هتك عرض صبي او صبية لم يبلغ سن ---- بغير قوة او تهديد يعاقب(17)

ہر وہ شخص جو کسی آٹھ سال سے کم عمر والے بچے یا بچی کے ہتک عزت کا بغیر قوت و تہدید کے مرتکب ہو جائے تو مجرم کو ایک ماہ قید با مشقت دی جائے گی۔ تاہم سال کے اندر اعادہ جرم کرنے پر مجرم کو چھ ماہ قید بامشقت دی جائے گی۔

- المرأة المتزوجة التي ثبت زناها ----- لا تزيد على سنتين(18)

اگر کسی شادی شدہ عورت پر جرمِ زنا ثابت ہو جائے تو اس کو دو سال سے زیادہ قید بامشقت کی سزا نہیں دی جائے گی۔

- كل زوج زنى فى منزل الزوجية وثبت عليه هذاالامر ---------- مدة لا تزيد على ستة شهور(19)

ہر وہ شوہر جو سسرال کے خاندان میں ارتکاب زنا کرے اور یہ جرم بیوی کی دعویٰ سے ثابت ہو جائے تو مجرم کو چھ ماہ سے زیادہ قید بامشقت کی سزا نہیں دی جائے گی۔

زنا بالرضاء کی سزا:

اگر کوئی شادی شدہ یا غیر شادی شدہ زنا بالرضا کا مرتکب ہو جائے تو اسے قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد پانچ دن تک ہو سکتی ہے، علاوہ ازیں جرمانہ کا بھی مستحق ہو گا جو دس ہزار روپے سے زیادہ نہیں ہو گا([20])

زنا بالجبر کی سزا مجموعہ تعزیرات پاکستان کے مطابق:

- مجموعہ تعزیرات پاکستان کے مطابق دفعہ 376 کی تحت زنا بالجبر کے مرتکب کو سزائے موت یا قید کی سزا دی جائے گی جو دس سال سے کم اور پچیس سال سے زیادہ نہ ہو گی تاہم مجرم جرمانے کا مستحق نہ ہو گا۔
- اگر زنا بالجبر کا ارتکاب دو یا دو سے زیادہ آدمی کریں اور ان کی نیت ایک ہو تو ایسے مجرموں کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا دیا جائے گا([21])

معاصر قوانین کی روشنی میں کوڑوں کی سزا کی آئینی حیثیت:

- سزا کا جو نظام ہندوستان میں انگریزوں نے نافذ کیا تھا اس میں بھی کوڑوں کی سزا کو باقی رکھا گیا تاہم کوڑوں کی سزا دینے کے لیے جرائم کا کوئی خاص تعین نہ تھا۔
- انگریز مؤرخ خود اس بات کے اقرار کرتے ہیں کہ معمولی نوعیت کے جرائم کے لیے بھی کھلے عام کوڑے مارنے کی سزا دی جاتی تھی۔ عام طور پر تیس کوڑے مارنے کی سزا مناسب سمجھی جاتی تھی، البتہ سنگین جرائم کے لیے تیس کوڑوں کی سزا دو یا تین بار دیا جاتا تھا تاہم بعض مقدمات میں سو سو کوڑوں کی سزا بھی دیا جاتا تھا۔ مذکورہ قانون کی رو سے رہزن کو سزائے موت دیا جاتا تھا۔
- اسی طرح چوری کے ارتکاب پر چور کو ازروئے قانون غلام بنایا جاتا تھا۔ الغرض کوڑہ زنی، غلام بنانے اور سزائے موت کے علاوہ کبھی کبھی مجرموں کو داغنے کا اصول بھی انگریز حکومت کے دور میں کار فرما تھا۔([22])

معاصر قوانین میں جزا و سزا کا طریقہ کار:

1) شاہ ولیم دوم کے زمانے میں بطور سزا انسانی اعضاء کاٹ دیئے جاتے تھے،
2) شاہ چارلس دوم کے زمانے میں مذہبی بدعت کی پاداش میں لوگوں کو زندہ جلانے کی سزا مقرر تھی۔ معمولی جرائم کی بدلے شکنجہ کی سزا دی جاتی تھی۔
3) یہاں تک کہ اٹھارویں صدی تک بعض جرائم کی سزا بدن کے ٹکڑے کرنا تھا۔ اسی طرح بعض یورپی ممالک میں اور قسم کی سزائیں بھی دی جاتی، مثلاً پہاڑ پر سے لڑھکا دینا سمندر میں زندہ ڈبو دینا اور سزائے موت تو دو سو سے زیادہ جرائم کی سزا میں دی جاتی تھی([23])

جرم زنا، کیفیت و اثرات اور سزا سے متعلق فقہ اسلامی اور معاصر قوانین کا تقابلی جائزہ:

زنا مصری اور معاصر قوانین میں اس حیثیت سے قابل مؤاخذہ فعل ہے کہ اس میں شخصی زندگی متاثر ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ہر حالت میں یہ قابل مؤاخذہ فعل نہیں بلکہ صرف حالت تزوج میں قابل مؤاخذہ فعل ہے۔ جیسا کہ جندی عبد الملک مصری قانون تحریر کرتے ہیں:

والزنا معاقب علیہ فی مصر وفی معظم الشرائع الحدیثۃ علی اعتبار انفیھا خلالا بعھد الزواج، ولذا فھو لا یشمل کل الاحوال التی یطلق علیھا ھذا الاسم فی الشریعۃ الاسلامیۃ ولکنہ قاصرہ علیٰ حالۃ زنا الشخص المتزوج قیام الزوجیۃ([24])

جرم زنا مصر اور مصر کے جدید قوانین میں ماخوذ بہ جرم ہے لیکن غیر شادی شدہ کے لیے وضع قوانین شادی شدہ شخص اگر جرم زنا کا ارتکاب کریں، تو اس مجرم کو سزا دلوانے سے قاصر ہے۔

عبد القادر عودہؒ لکھتے ہیں:

1) الزنا فی الشریعۃوالقانون:--- -- اعتبر مجنیًا علیہ لا جانیًا،([25])

- اسلامی شریعت کا تصور جرم زنا مصری و فرانسیسی قوانین کے تصور سے مختلف ہے۔ اسلامی شریعت میں ہر حرام (وطی) جنسی تعلق زنا ہے اور قابلِ سزا ہے۔ خواہ یہ جرم شادی شدہ سے سرزد ہوا ہو، یا یا غیر شادی شدہ سے۔ جبکہ مروجہ قوانین ہر حرام جنسی تعلق کو زنا نہیں قرار دیتے بلکہ بیشتر قوانین جن میں مصری اور فرانسیسی قوانین بھی شامل ہیں، بطورِ خاص اس زنا کو قابلِ سزا گردانتے ہیں، جو شادی شدہ افراد سے سرزد ہوا ہو۔ اس کے علاوہ زنا نہیں ہے۔ بلکہ یا تو محض وقاع (ملاپ) ہے یا آبروریزی۔
- مصری قانون میں فطری زنا پر اس وقت سزا ہے جب اس کا ارتکاب بالجبر ہوا ہو، اگر باہمی رضامندی سے ہوا ہو تو اسزا نہیں ہے، جب تک کہ اس رضامندی میں خامی نہ ہو۔ مصری قانون کی رو سے اس رضامندی میں خامی یہ ہے کہ کہ مفعول (مزنیہ) کی عمر پوری اٹھارہ سال کی نہ ہوئی ہو۔ اگرچہ جرم اسی کے مطالبے پر کیا گیا ہو۔ اگر مزنیہ کی عمر اٹھارہ سال پوری ہو تو اس کی رضا صحیح متصور ہوگی۔ اور اس سے کم عمر کی رضامندی کی صورت میں معمولی سزا ہے اس لیے کہ یہ محض قانون شکنی ہے۔ مصری قانون کی رو سے لواطت خواہ مرد کے ساتھ ہو یا عورت کے، التذاذ بالجبر میں داخل ہے۔

- زنا کی صورت میں مصری قانون میں مرد اور عورت دونوں کے لیے سزا ہے۔ لیکن وقاع (ملاپ) اور التذاذ بالجبر میں صرف ایک طرف یعنی فاعل کے لیے سزا ہے، خواہ وضع فطری کے مطابق ملاپ ہوا ہو، یا خلاف وضع فطری۔ وجہ یہ ہے کہ مصری قانون کی رُو سے جب تک مفعول بہ (مزنیہ) کی رضامندی موجود ہے یہ فعل جائز ہے۔ لیکن اگر مفعول بہ کی رضامندی موجود نہیں ہے یا اس میں نقص ہے تو وہ جانی (مجرم) نہیں بلکہ مجنیٰ علیہ ہے۔

2) أساس عقوبة الزنا فى الشريعة والقانون:- ---- صيانة لحرمة الزوجية.([26])

- اسلامی شریعت میں زنا پر سزا اس لحاظ سے ہے کہ زنا سماجی وجود اور معاشرتی سلامتی پر اثر انداز ہوتا ہے؛ اس لئے کہ خاندانی نظام کو بری طرح مجروح کر دیتا ہے۔ حالانکہ خاندان ہی وہ اساس ہے جس پر سماج استوار ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ زنا کے جواز میں برائی کی اشاعت ہے۔ جس سے خاندان تہ وبالا ہو جاتا ہے اور یہ جرم معاشرے کو بگاڑ اور بے راہ روی کے راستے پر ڈال دیتا ہے۔ جب کہ شریعت اسلامیہ معاشرے کے مضبوط پیوست اور ہم آہنگ رہنے کی بہت زیادہ متمنی ہے۔
- جبکہ جدید مروجہ قوانین کی بنیاد اس تصور پر قائم ہے کہ زنا شخصی امور میں سے ہے۔ اور اس کے اثرات صرف افراد کے تعلقات پر مرتب ہوتے ہیں۔ نہ کہ سماجی مفادات پر اس لئے اگر یہ تعلق باہمی رضامندی سے استوار ہو تو سزا بے معنی ہے۔ سوائے اس کے کہ طرفین میں سے ایک شادی شدہ ہو، تو اس صورت میں احترام زوجیت کے تحفظ کے لئے اس فعل پر سزا دی جائے گی۔

3) الواقع يشهد للشريعة: -------- والنساء على السواء،([27])

- شاید یورپ اور تمام مغربی ممالک میں وقوع پذیر ہونے والی واقعات اسلامی شریعت کی تائید کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اس اباحت کی وجہ سے مغربی معاشرے پراگندہ ہو کر بکھر چکے ہیں۔ ان کی وحدت پارہ پارہ ہو چکی ہے۔ اور ان کا سماجی مقام ختم ہو گیا ہے۔ اس کی اہل ظواہر وجہ یہ ہے کہ برائی کی اشاعت اور اخلاقی بگاڑ عام ہو گیا۔ اباحیت کی فراوانی ہو جانے لگی۔ اور زنا کی اجازت مل جانے کی وجہ سے لوگوں کو شہوت رانیوں کے لئے آزاد چھوڑ دیا گیا۔ اور زنا کے بارے میں یہ تصور خیال کیا گیا کہ یہ محض افراد سے متعلق ہے۔ اور یہ جرم معاشرے پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔
- ممکن ہے آج غیر مسلم ممالک کو جن اجتماعی اور سیاسی مصائب و تکالیف کا سامنا ہے۔ ان کی بنیادی وجہ زنا کی اباحت ہے۔ یہاں تک کہ بعض ممالک میں آبادی کی تعداد بہت کم ہو کر رہ گئی۔ اور اُن کی ترقی بالکل رُک گئی ہے۔ وجہ تو ظاہر ہے کہ آبادی کی کمی کی اصل وجہ یہی ہے کہ بہت سے لوگ شادی کے بندھن سے اجتناب کرنے لگے۔ اور شادی شدہ جوڑوں میں بانجھ پن پھیل گیا۔ یہی بات تو ظاہر ہے کہ جب لوگ شادی کی پابندیوں کو قبول کئے بغیر ہی عورت سے مستفید ہو سکتے ہوں تو اُن کو اس پابندی کی کیا ضرورت ہے۔ اور پھر یہ کہ کوئی مرد یہ اعتماد نہیں کرتا کہ شادی کے بعد اس کی بیوی اس کے لیے باوفا رہے گی، جب کہ وہ خود شادی سے پہلے اس کا عادی ہو چکا ہے۔ کہ عورت اس کے اور دوسرے لوگوں کے مابین کوئی مشترک شئے ہے۔ وہ عورت جس کی صرف آرزو شادی ہو اور جس کا مقصد حیات گھر داری اور اولاد کی تربیت ہونا چاہیے۔ تو وہ عورت ان حالات میں شادی سے نفرت کرنے لگتی ہے اور صرف ایک مرد کے ساتھ زندگی بسر کرنا اسے ناپسند ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب وہ کئی مردوں

کے ساتھ زندگی گزار سکتی ہے تو اس کو شادی کی بوجھ اُٹھانے اور شادی کی بندھن میں جکڑنے جانے کی کیا ضرورت ہے۔

- زنا کا ایک نتیجہ بھی ظاہو ہو رہا ہے کہ مانع حمل کی ذرائع کی کثرت ہو گئی۔ علاوہ ازیں پوشیدہ امراض پھیل گئی۔ پھر جس طرح مانع حمل ذرائع عورت میں بانجھ پن پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح امراضِ پوشیدہ کی کثرت مردوں اور عورتوں کو بانجھ بنادیتی ہے۔

4) وكانت المرأة تعيش -------- التي تقوم عليها([28])

- پہلے عورت شادی کے بندھن میں بندھ کر ایک مرد کے سہارے زندگی گزارتی تھی۔ لیکن جب مردوں نے شادی سے اجتناب شروع کیا۔ تو عورت بھی اپنی زندگی اور رزق کے حصول کے لئے مرد کے میدانِ کارزار میں کود پڑی۔ مرد اور عورت کے اس اختلاط اور معاشرے کی دیواروں کو منہدم کرنے کے طور پر مغربی اقوام زیادہ انتشار اور اضطراب کے دلدل میں پھنس گئے۔
- ایک باشعور انسان ان اجتماعی مفاسد کو دیکھ کر ان کے تباہ کن نتائج کا بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے اور اگر زنا کو شخصی تعلق کا معاملہ قرار دینے والے ان نتائج پر غور و فکر کریں۔ تو انہیں علم ہو جائے کہ فی الواقع زنا اجتماعی جرائم میں سب سے خطرناک جرم ہے۔ اور سماجی و معاشرتی مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ زنا کو بہر صورت حرام قرار دیا جائے اور اس کے ارتکاب پر سخت سزا دی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے زنا کو حرام قرار دیا ہے کہ ان ہیبت ناک نتائج سے معاشرہ محفوظ رہ سکے۔ اور اسی لئے شریعت نے زنا پر سخت سزائیں مقرر کی ہیں یہاں تک کہ شادی کے بعد زنا کرنے والے کو زندہ رہنے کے قابل نہیں گردانا کہ وہ ایک بری مثال بن گیا ہے۔ اور شریعت کسی کو یہ حق نہیں دیتی کہ وہ معاشرے کے لئے ایک بری مثال بن کر زندہ رہے۔
- پہلے پہلے اسلامی ممالک میں عمومی طور پر شادی کی طرف میلان اور اباحیت سے گریز موجود تھا۔ لیکن جب سے یورپ کی طرح دوسرے ممالک میں زنا کی اجازت دی گئی ہے۔ وہی امراض یہی منتقل ہو گئے۔ جن کا مغرب شکار ہو گیا تھا۔ اب اسلامی ممالک میں مرد شادی سے گزیر کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی بغیر شادی کے عورتوں سے رابطہ قائم کرتے ہیں۔ شادی سے اجتناب کی وجہ سے آبادی میں کمی پیدا ہوئی اور بانجھ پن اور پوشیدہ امراض پھیل گئے۔ اور عورتیں مردوں کی برابری کی دوڑ میں لگ گئی ہیں۔ اور زندگی کی متعدد پہلوؤں میں مردوں کے ساتھ مسابقت کرنے لگتی ہیں۔ اخلاقی معیارات اور مروجہ رسومات و آداب سے نا آشنا ہو گئے۔ اور شرم و حیا دلوں سے بھی مٹ گئی اور چہروں سے بھی غائب ہو گئی ہیں۔ ان تمام سماجی اور معاشرتی بیماریوں کا صرف یہی علاج ہے کہ مروجہ قوانین کو ترک کر کے مغرب کے واہیات اصولوں کو چھوڑ کر شریعتِ اسلامیہ کے دامانِ رحمت میں پناہ لی جائے۔ اور اسلامی قوانین کو مکمل طور پر نافذ کر دیا جائے۔

خلاصہ بحث:

- اسلامی قانون میں زنا مطلقاً حرام ہے اور قابلِ سزا جرم ہے۔
- جبکہ مصری اور فرانسیسی قوانین کے مطابق زنا تب جرم ہے جب وہ شادی شدہ سے رضامندی کے ساتھ صادر ہو۔

- اور زنا بالجبر یا لواطت جرم نہیں ہے۔
- فقہ اسلامی کا تصورِ جرم زنا معاصر قوانین کے تصور سے مختلف ہے۔ فقہ اسلامی ہر شادی شدہ یا غیر شادی شدہ سے حرام جنسی تعلق کو قابل سزا گردانتی ہے خواہ جانبین کی رضامندی شامل حال ہو یا نہ ہو۔
- جبکہ بیشتر معاصر قوانین میں شادی شدہ، مزنیہ کی رضامندی اور اٹھارہ سال سے کم عمر والے مزنیہ جیسے صورتوں میں ارتکاب زنا کو قابل مؤاخذہ جرم تصور نہیں کیا جاتا ہے۔
- معاصر مصری قانون میں سدومیت خواہ مرد کی طرف سے ہو یا عورت کی طرف سے ہو، زنا بالجبر میں داخل ہے۔ جبکہ فقہ اسلامی میں عین زنا جرم ہے اور واجب الحد ہے جبکہ دواعی زنا جرم ہے اور حرمت نکاح کے اسباب میں سے ہیں۔
- اسلامی شریعت میں زنا ایک ایسا جرم ہے، جس کا تعلق اجتماعیت کے ساتھ ہے۔ جس کی وجہ سے خاندان فساد کا شکار ہو جاتے ہیں۔
- اس کے برعکس دوسرے قوانین میں زنا کو فرد کا ذاتی معاملہ قرار دیا گیا ہے جس کا مسلمانوں کی اجتماعی مصالح کے ساتھ تعلق نہیں۔ مختصر یہ کہ اسلامی شریعت میں زنا کی سزا کی بنیادی اساس اجتماعیت جب اس کے برعکس دیگر معاصر قوانین میں زنا کو فرد کے ذات تک محدود کیا گیا ہے۔

حواشی و حوالہ جات:

[1] زین الدین محمد بن تاج العارفین، التوقیت علی مہمات التعاریف، عالم الکتب، القاہرہ ۱۴۱۰ھ (۱:۱۸۷)
Zain u din, Muhammad bin Tau ul Aarifen, Al Tauqeet Ala Muhimmat ul Tareef, publisher: Aalim ul Kutub, Qahira. 1410 Hj.v1: p187

[2] مسند الربیع بن حبیب،، مکتبۃ الثقافۃ العربیہ بیروت، (۱:۶۰)
Musnad al Rabie bin Habib, Makhtaba al Saqafath al Arabia birut, v1, p60

[3] الاصفہانی، راغب، المفردات، مکتبۃ العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۹ (۱:۲۸٤)
Al asfahani, Raghib ul Mufradat, Maktaba ul Elmia birut, 1409 Hj. V1, p284

[4] تاج العروس، المطبعۃ الخیریہ مصر، ۱۳۰۶ھ (۱۰:۱۶۵)
Taj ul Urus, Publisher Al Khairia, Egpht.1306 Hj, v10 :p165

[5] الزرقانی، عبد الباقی بن یوسف (م 1099ھ) شرح الزُّرقانی علی مختصر خلیل، دار الکتب العلمیۃ بیروت، 1422ھ، **(202:4)**
Al Zarqani, Abdul Baqi bin Yousaf (1099 hj) Sharh Al Zarqani,Ala Mukhtasar Khalil, Publisher: Darul Ellmia Birut, 1422 Hj, v 4: P 202

[6] الھمام (ابن)، محمد بن عبد الواحد (م 681ھ) شرح فتح القدیر بیروت: دار الکتب العلمیۃ 1424ھ (405:11)
Abn e al Hamam Muhammad bin Abdul Wahid (681 Hj) Sharh Fathul Qadir Birut, Darul Kutub Ilmia, 1424 Hj,v11: P405

[7] الانصاری، زکریا بن محمد، ابو یحییٰ (م 926ھ) أسنی المطالب فی شرح روض الطالب، بیروت: دار الکتاب، ۱۴۱۰ھ، (454:19)
Al Ansari Zakaria bin Muhammad Abu Yahya (926 Hj) Asnal Matalib fi Sharha Raozul

Matalib , publisher: Darul Kutub Birut. Qahira. 1410 Hj.v,19: P,454

[8] النجا (ابو) موسیٰ بن احمد (م 968ھ) الإقناع، بیروت: دار المعرفۃ (۱۴۱۳ھ)، **(92:1)**

Al Naja Abu Musa bin Ahmad (968 Hj) Al Iqnaa publisher: Darul Marifa Birit 1413 Hj.v1: P92

[9] قدامۃ (ابن)، عبد اللہ بن احمد، ابو محمد (م 620ھ) المغنی، مصر: مکتبۃ القاھرۃ 1388ھ، **(162:3)**

Ibn e Qudama Abdullah bin Ahmad, Abu Muhammad(620 Hj) Al Mughni Publishar:Maktabatul Qahira (1388 HJ).v3: p162

[10] ابن حزم ابو محمد علی بن محمد اندلسی (م 456ھ)، المحلی، دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، 1408ھ، **(25:5)**

Ibn e Hazam Abu Muhammad Al Ondlisi (456 Hj) Al Mahalli,publisher:Darul ul Kutub Birut Labnan 1408 Hj.v5: p25

[11] أبو الحسن عبد اللہ بن مفتاح، شرح الأزھار، دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، 1410ھ، (84:5)

Abul Hasan Abdullah bin Miftah Sharhul Azhar publisher:Darul ul Kutub Birut Labnan 1410 Hj.v5: p84

[12] .David Pearl. A textbook on Muslim personal law. Croom Helm Australia

[13] قانون و انصاف کمیشن، قانون فہمی، حکومت پاکستان، سپریم کورٹ، بلڈنگ اسلام آباد، ۳۹:۶

Qanuun wo Insaf Comission Qanun Fahmi Hukumat e Pakistan Supreem Cort Bilding Islamabad v6: p39

[14] ایضاً، ج ۶: ص ۳۸، ۳۹

Ibid: v6, P38-39

[15] (فاروق الاول، ملک مصر، العقوبات المصری والدستوری، لسنۃ 1937ء، باصدار قانون العقوبات، مادہ: 267)

Faroque Al awal King Egypt, Alaqubat ul Misre wadasturi For Year (1937 AD) Publishing Qanun ul Uqubat Point No: 267

[16] ایضاً مادہ: 268

Ibid: Point,268

[17] ایضاً: مادہ: 269

Ibid: Point,269

[18] ایضاً: مادہ: 274

Ibid: Point,264

[19] ایضاً: مادہ: 277

Ibid: Point,277

[20] قانون و انصاف کمیشن، قانون فہمی، حکومت پاکستان، سپریم کورٹ، بلڈنگ اسلام آباد، ۳۹:۶

Qanuun wo Insaf Comission Qanun Fahmi Hukumat e Pakistan Supreem Cort Bilding Islamabad v6: p39

[21] ایضاً، ج ۶: ص ۳۹

Ibid:V6,P39

[22] غلام کبریا، کتاب الحدود، ڈسٹرکٹ کورٹ، کوئٹہ، ص ۱

Qhulam e Kibriya Kitab ul Hudud Districtt Cort Queta: p1

[23] ایم بی جین، ہندوستان کی قانونی تاریخ، ترقی اردو نئی دہلی، انڈیا، ۱۹۹۲ء، ۱، ۶۲

M.B jen Law History of India Publisher Taraqqi Urdu New Dehli India, (1992 AD)v1: p62

[24](جندی عبد الملک، الموسوعة الجنائية، الطبع الثانية، دار العلم للجميع، لبنان، الفصل الاول، مادہ:۴، ۱:۶۳)

Jundi Abdul Malik Almausuat ul Jenaiya Second Publishing Darul elam liljamee Labnan, First Chioter, point:4 v1: p63

[25]عودہ: عبد القادرؒ (م1374ھ) التشریع الجنائی الاسلامی مقارناً بالقانون الوضعی ۲/276، مکتبہ الوقفیہ، بیروت، ۲۰۰۹ء

Uda Abdul Qadir (1374 HJ) Al Tashriul Jinai al islami Muqarinan bil Qanun el Wazeer publisher:Maktaba al Waqfia Birut 2009 AD.v2: p276

[26]ایضاً: ۲/276

Ibid:V2,P276

[27]ایضاً: ۲/276

Ibid:V2,P276

[28]ایضاً: ۲/276

Ibid:V2,P277